قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہندوستان
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

| نمبر ۲۳ | مورخہ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۳۰ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸ |
|---|---|---|---|---|


Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بخیریت شملہ پہنچنے کی اطلاع موصول ہوگئی ہے ؛

۱۸ اگست بعد از نماز عشا شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری بی۔اے مولوی فاضل نے ذکرِ حبیب پر تقریباً دو گھنٹے مسجد اقصےٰ میں تقریر فرمائی ؛

مرزا محمد شفیع صاحب آڈیٹر نے ڈیڑھ ماہ کی رخصت لی ہے۔ ان کی جگہ قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی آنریری طور پر یہ کام کریں گے ؛

مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل کی والدہ محترمہ جو ایک مخلص احمدی تھیں۔ اپنے وطن میں وفات پا گئی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف احباب سے دُعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں

---

# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا اعلان

## خان ذوالفقار علی خان صاحب کے متعلق

۲۷ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء سے خان ذوالفقار علی خاں صاحب کو ان کی خدمات سے سبکدوش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کی خدمات کی رامپور سٹیٹ کو ضرورت تھی۔ اس موقعہ پر میں خانصاحب کی ان خدمات سلسلہ کا شکریہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جو انہوں نے دس سال تک باوجود پیرانہ سالی کے ادا کیں سنہ ۱۹۱۸ء میں جبکہ میں نے وقفِ زندگی کا اعلان کیا تھا۔ چودھری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم و مغفور۔ اور خان صاحب دونوں نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ چودھری صاحب نے اپنی وفات تک جس اخلاص سے کام کیا۔ وہ آئندہ نسلوں کے لئے بطور نمونہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آئندہ نوجوانوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خانصاحب نے بھی نہایت محنت سے گذارہ کر کے جس اخلاص سے کام کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قدر کریگا۔ اور ان کی یہ قربانی ضائع نہیں جائیگی اب بھی وہ میری اجازت اور میرے منشاء کے مطابق رامپور جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ انہیں وہاں بھی سلسلہ کی خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے ؛

ان کی جگہ فی الحال چودھری فتح محمد صاحب کو ناظر اعلیٰ کا چارج دیا جاتا ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان میں تبلیغ احمدیت

## رپورٹ نظارت دعوت و تبلیغ

(دیکم لغایت ۱۵ اگست ۱۹۳۰ء)

### مبلغین پنجاب

۱۔ **مولوی غلام رسول صاحب راجیکی** عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۳ اگست تک شیخوپورہ میں اعلائے کلمۃ اللہ اور تربیت جماعت میں مصروف رہے۔ ۲ اگست کو مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی سے مجمع عام میں آیت خاتم النبیین کی تفسیر بیان کرنے میں مقابلہ ہوا۔ جس کا حاضرین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ مقامی جماعت احمدیہ نے مولوی صاحب کی خدمات سے جو فائدہ اٹھایا۔ اُس کے متعلق رپورٹ شائع کرانا اس کا فرض تھا لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی ؛ (۲) **مولوی غلام احمد صاحب** پونچھ سے واپس ہو کر اپنے ہیڈ کوارٹر نارووال سے ہوتے ہوئے ۳ اگست کو قادیان پہنچے۔ اور ۶ اگست کو کانپور اور لکھنؤ میں تقریروں کے لئے بھیجے گئے۔ جہاں سے ۱۷ اگست تک واپس نہیں لوٹے (۳) **مولوی عبد الغفور صاحب** - چکو۔ چک نمبر ۱۰۸۔ گبیاں جھوک دنا وغیرہ دیہات تحصیل جڑانوالہ کا دورہ کرنے کے بعد ۱۳ اگست کو قادیان واپس آئے۔ ان دیہات میں تربیت جماعت تشخیص آمد بیت المال کے علاوہ آپ نے لیکچروں اور انفرادی ملاقاتوں سے تبلیغ احمدیت کی۔ ایک گاؤں میں ایک غیر احمدی سکول ماسٹر صاحب نے اپنے شکوک کا نہایت شریفانہ طور سے ازالہ چاہا۔ اور جب ان کے ماتحتوں نے گفتگو میں شور ڈالنا چاہا تو سکول ماسٹر صاحب نے ان کو ان الفاظ میں تنبیہ کی۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا ایک راز یہ بھی ہے۔ کہ ہر موقعہ پر یہ لوگ اخلاق فاضلہ دکھاتے ہیں۔ اور ہماری پستی اور تباہی کا ایک موجب یہ بھی ہے۔ کہ ہم ہر موقعہ پر بد اخلاقی دکھاتے ہیں۔ اور آخر میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے حیات مسیح ناصری وغیرہ غلط عقائد کا ابطال کر کے اسلام اور مسلمانوں پر عظیم الشان احسان کیا ہے ؛ (۴) **مولوی محمد حسین صاحب** تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ میں کام کر رہے ہیں۔ کھرڑ میں ۶ - ۷ اگست کی درمیانی شب کو بعض جہلاء کی سخت مخالفت کے باوجود احمدیوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں توقع سے بڑھ کر حاضری تھی۔ دو گھنٹہ مولوی صاحب کی تقریر ہوتی رہی۔ جہلاء نے جلسہ میں شور ڈالنا چاہا۔ لیکن شرفاء نے انہیں اس ارادۂ بد سے باز رکھا۔ اختتام تقریر پر سوال و جواب کے لئے موقعہ دیا گیا۔ لیکن ملانوں نے یہ کہکر ٹال دیا۔ کہ ہم غور کرنے کے بعد باقاعدہ مناظرہ کریں گے۔ ایک پادری صاحب سے کفارہ وغیرہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ گھبرا کر کہنے لگے آپ کے اعتراضات سخت اور گہرے ہیں۔ میں آپ سے گفتگو نہیں کر سکتا۔ غرض کھرڑ میں احمدیت کا اب چرچا ہے۔ اور سنجیدہ مزاج لوگ توجہ سے احمدیت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے دیہات کا دورہ پھر شروع کر دیا ہے ؛ (۵) **مولوی محمد ابراہیم صاحب** بقاپوری عرصہ زیر رپورٹ میں اپنی اہلیہ کی طویل علالت کی وجہ سے رخصت پر رہے ہیں ؛

### مبلغین سرحد و کشمیر

۱۔ **صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب** اور (۲) **مولوی عبد الواحد صاحب** ضلع پشاور اور ہزارہ میں جدا جدا خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔ ثانی الذکر مبلغ نے عرصہ زیر رپورٹ میں ریاست پھولڑہ - مانسہرہ - داتہ وغیرہ جماعتوں کا دورہ کر کے جماعتوں کی تنظیم کی طرف خاص توجہ کی ہے۔ (۳) **مولوی عبد الواحد صاحب** مولوی فاضل ثانی جو حال ہی میں جامعہ احمدیہ کی تعلیم سے فارغ ہوئے ہیں۔ ۷ اگست کو اپنے علاقہ کشمیر کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ یہ صاحب اس علاقہ کے مستقل مبلغ ہیں ان کا ہیڈ کوارٹر سری نگر ہوگا۔ لیکن سر دست اپنی واقفیت اور جماعتوں کی تربیت و تنظیم کے لئے تمام جماعتوں کا دورہ کریں گے ؛

### مبلغ یو۔ پی

**مولوی ظہور حسین صاحب** مراد آباد - چندوسی - علیگڈھ - شاہجہانپور - کٹرا - بریلی - اوندھ وغیرہ مقامات کا طویل دورہ کرنے کے بعد اپنے ہیڈ کوارٹر لکھنؤ میں جا چکے ہیں۔ تقریباً ہر مقام پر پبلک آپ کے سیاسی و مذہبی لیکچروں سے محظوظ ہوئی۔ آپ نے جماعتوں کی تنظیم کی۔ اور اُنہیں منعقدہ وار اجلاس اور درس تدریس کا سلسلہ جاری کرنے اور تبلیغ سلسلہ کے متعلق خاص زور دینے کے لئے ہدایات دیں۔ آپ کی انفرادی ملاقاتیں بھی ان شہروں میں ۶ طبقہ عوام تک محدود نہیں رہیں۔ بلکہ رؤسا و امراء اور ذمہ دار حکام سے مل کر بھی سلسلہ کے حالات سے انہیں آگاہ کیا۔ اور کانگرس کی پُر فتن سرگرمیوں کے خلاف اپنی اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو پیش کیا ؛

### مبلغین سندھ

**میر مرید احمد صاحب** اختتام رخصت کے بعد اپنے علاقہ سندھ میں واپس چلے گئے ہیں۔ **مولوی محمد مبارک صاحب** بھی آپ کے ساتھ ہی مل کر کام کر رہے ہیں۔ لیکن عرصہ زیر رپورٹ میں دونوں مبلغوں کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی مبلغین توجہ کریں ؛

### مبلغین علاقہ ملکانہ

مولوی عبد الحی صاحب ہیڈ ماسٹر سکول ساندھن نے اپنے لڑکے کی شدید علالت کی وجہ سے یکم اگست سے ۱۵ یوم کی مزید رخصت حاصل کی۔ چوہدری محمد عمر صاحب قائمقام ہیڈ ماسٹر ۳ اگست کو قادیان واپس آئے۔ ۱۵ تک مولوی افضال احمد صاحب اکیلے کام کرتے رہے۔ امید ہے۔ کہ ۱۶ اگست کو مولوی عبد الحی صاحب کام پر حاضر ہو گئے ہونگے۔ رپورٹ کا انتظار ہے ؛

### مبلغین بنگال و دکن

(۱) **مولوی ظل الرحمٰن صاحب** کی صحت ایک ماہ سے سخت خراب چلی آتی ہے۔ تاہم کام میں مصروف رہے ہیں۔ اُن کی رپورٹ ہے۔ کہ بالسوا بو اور کھرم پور میں کانگرسی اصحاب شد و مد سے کام کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کی پوری جد و جہد کر رہے ہیں۔ کھرم پور میں کانگرسی کوششوں کے سد باب کے لئے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ (۲) مبلغ دکن حیدر آباد اور نواحی علاقہ میں تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بیسیوں معززین و حکام ریاست سے ملاقات ہوئی۔ سکندر آباد میں جماعت احمدیہ کے خرچ اور انجمن فیض عام کے زیر اہتمام ڈاکٹر ناظر یار جنگ کی صدارت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات پر احمدی مبلغ کی تقریر ہوئی۔ جسے بہت پسند کیا گیا۔ جنرل سکرٹری انجمن ترقی اسلام نے مدارس احمدیہ کا معائنہ کیا۔ جس کی رپورٹ کا انتظار کیا جا رہا ہے ؛ باقی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

---

## اعلان متعلق وصایا

بعض جماعتوں کے سکرٹری صاحبان یا خود موصی صاحبان زر وصیت بھیجتے وقت تفصیل نہیں دیتے۔ وہ صرف "وصیت" کا لفظ لکھ دیتے ہیں جس سے دفتر محاسب کو یہ پتہ نہیں چلتا۔ کہ یہ رقم کس مد کی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ یہ رقم جس مد کی ہو۔ اُس کا نام لکھا جائے۔ وصیت کی مدات حسب ذیل ہیں:-

۱ شرط اول - ۲ حصہ آمد - ۳ حصہ جائداد - ۴ محصلات - ۵ اعلان وصیت - ۶ متفرق ؛

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۳ قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۰ء جلد ۱۸

# شراب خانوں پر "جمعیۃ العلماء" کا پہرہ

"جمعیۃ العلماء" کی کانگریس پرستی اس حد تک پہونچ چکی ہے کہ وُہ اپنے کسی فعل کا مذہب کی طرف منسوب ہونا اپنی سخت ہتک سمجھتی ہے۔ اور اسے "جھوٹا پروپیگنڈا" قرار دے کر اس کی "تردید" کرنا اپنا فرض قرار دے چکی ہے۔ چنانچہ "جمعیۃ العلماء ہند کا واحد ترجمان" "الجمعیۃ" (۲۸ - جولائی) اس نہایت ہی ہتک آمیز اور رسوا کن الزام کی خاص طور پر تردید کرنے کے لئے مجبور ہوا ہے۔ کہ "جمعیۃ علماء نے شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ اس لئے شروع کیا ہے۔ کہ وُہ مذہباً حرام ہے۔" اور پکٹنگ کی وجہ یہ بیان کرتا ہے۔ کہ:-

"مطالبہ کو منوانے کے لئے اس قسم کے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں۔ جن سے حکومت کو نقصان پہونچے"

اس کے ساتھ ہی لکھا ہے:-

"اگر ہندوستان کے مطالبہ کے متعلق کوئی سمجھوتا ہوجاتا ہے۔ تو یہ ذرائع جو حصول مقصد کے لئے اختیار کئے گئے ہیں خود بخود ختم ہوجائیں گے۔ اور پھر وہی حیثیت قائم ہوجائے گی جو پکٹنگ شروع کرنے سے قبل تھی۔"

گویا گورنمنٹ اگر کانگریس کے مطالبات منظور کرے۔ تو جمعیۃ العلماء کو شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ لگانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور پھر شراب نوشی کوئی ایسا معیوب فعل نہ سمجھا جائے گا جس کے انسداد کے لئے جمعیۃ العلماء کو کچھ کرنے کی ضرورت ہو۔ اگر کانگریس والے یہ کہتے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی کیونکہ انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ کہ اسلام نے شراب نوشی کی سخت ممانعت کی ہے۔ اور اسے شیطانی عمل قرار دیا ہے لیکن "جمعیۃ العلماء" جو مسلمانوں کی مذہبی راہ نمائی کی مدعی ہے۔ اور جس کا اولین فرض مسلمانوں سے اسلامی احکام کی تعمیل کرانا ہے اس کی طرف سے یہ اعلان ہونا۔ کہ شراب نوشی کے خلاف وُہ اسی وقت تک جدوجہد کرے گی جب تک حکومت کانگریس کے مطالبات منظور نہیں کرلیتی۔ اگر اس بارے میں سمجھوتہ ہوگیا تو پھر اسے شراب کی دوکانوں کو بند کرانے کی ضرورت نہ رہے گی۔ نہایت ہی افسوسناک ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی تعجب اور حیرت کی بات ہے۔ کہ کانگریس جو مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کو نہایت بے دردی سے کچلنے اور پامال کرنے والی پارٹی ہے۔ اس کے ساتھ گورنمنٹ کا سمجھوتہ کرانے اور اس کے مطالبات منوانے کے لئے تو علماء کی جمعیۃ ضروری سمجھتی ہے۔ کہ شراب خانوں پر "علماء کرام" کے ذریعہ پہرے بٹھائے۔ اور پکٹنگ کرائے۔ لیکن اس کے نزدیک اسلام کے اس حکم کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون:-

حالانکہ خدا تعالیٰ نے شراب سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو اس شیطانی فعل کے قریب نہ جاؤ۔

اب چاہیئے تو یہ تھا۔ اگر "جمعیۃ العلماء" نے شراب خانوں پر پہرے بٹھانے اور پکٹنگ کرانے کا کام اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ تو اسکی سب سے اولین غرض مسلمانوں کو شراب خانوں میں جانے سے روکنا اور شراب نوشی سے باز رکھنا قرار دیتی۔ اس سے اس کے "حکومت کو نقصان پہنچانے" کے مقصد اور مدعا میں بھی کوئی حرج نہ واقعہ ہوتا۔ لیکن اس غرض کو مدنظر رکھ کر شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ لگانا تو الگ رہا۔ وُہ اس کا سُننا بھی گوارا نہیں کرسکتی۔ اور بڑے زور سے تردید کر رہی ہے۔ کہ:

"یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ کہ جمعیۃ العلماء نے شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ اس لئے شروع کیا ہے۔ کہ وُہ مذہباً حرام ہے۔"

اور اس کے ساتھ یہ دلیل پیش کرتی ہے:

"اگر پکٹنگ کی بنیاد صرف یہی ہوتی۔ تو اور بھی ایسی بہت سی چیزیں تھیں۔ جن پر پکٹنگ کیا جاتا۔ مثلاً زناکاری پر اقساب قائم ہوتا۔ مگر صُورت یہ نہیں ہے۔"

اس قدر صاف اور واضح اعلان کے باوجود کسے یہ کہنے کی جرأت ہوسکتی ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء" نے شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ اس لئے شروع کیا ہے۔ کہ وُہ مذہباً حرام ہے۔" اس کی تو یہ غرض ہے۔ کہ کانگریس کے مطالبات کے متعلق گورنمنٹ سے سمجھوتہ کرائے۔ اور جب سمجھوتہ ہوگیا۔ تو "جمعیۃ العلماء" کی طرف سے شراب کی دوکانوں کو کھلی اجازت ہوگی۔ کہ جس قدر چاہیں شراب فروخت کریں۔

بے شک ان تعلقات کے لحاظ سے جو "جمعیۃ العلماء" نے کانگریس کے ساتھ پیدا کر رکھے ہیں۔ یہی ضروری تھا۔ کہ جو کام کانگریس کے حکم اور ارشاد کے ماتحت کیا جا رہا ہو۔ اس کے متعلق کسی کو اس قسم کا وہم بھی پیدا نہ ہونے دیا جائے۔ کہ اس سے کسی اسلامی حکم کی تعمیل مدنظر ہے۔ اور اسے "جھوٹا پروپیگنڈا" کہکر صفائی کے ساتھ یہ بتا دینا لازمی تھا۔ کہ جمعیۃ العلماء نے شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ اس لئے نہیں شروع کیا۔ کہ وُہ مذہباً حرام ہے۔ لیکن اسلام کی طرف سے علماء کی جمعیۃ پر جو فرض عائد ہوتا ہے۔ اور ان کے نہ صرف مسلمان کہلانے بلکہ مسلمانوں کی مذہبی راہ نمائی کا دعوےٰ کرنے کے لحاظ سے ان پر جو مطالبہ ہوسکتا ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے اگر دریافت کیا جائے کہ کانگریس کے ارشاد کی تعمیل میں شراب خانوں پر پہرہ لگانے والے خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کرانے کے لئے کیوں اتنا بھی نہیں کرنا چاہتے۔ تو اس کا ان کے پاس کیا جواب ہے۔ وُہ لوگ جو پہرہ یا پکٹنگ کے ذریعہ شراب یا کسی اور ناروا فعل کا انسداد کرنا مناسب نہ سمجھتے ہوں۔ ان سے یہ سوال نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن جو لوگ کانگریس کی خاطر شراب خانوں پر پہرے بٹھانا اپنا فرض سمجھتے ہوں۔ کیا مسلمان کہلاتے ہوئے ان کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ جب اسلام نے شراب سے مجتنب رہنے کا حکم دیا ہے۔ تو وُہ اس حکم کی تعمیل کرانے کے لئے کم از کم اتنی کوشش تو ضرور کریں۔ مگر "جمعیۃ العلماء" کانگریس کے لئے تو شراب خانوں پر پہرے قائم کر رہی ہے۔ لیکن مذہبی لحاظ سے اس بارے میں پہلو تہی کرتی ہوئی یہ کہہ رہی ہے۔ کہ جب کانگرس کی غرض پوری ہوگئی۔ تو پھر وہی حیثیت قائم ہوجائے گی جو پکٹنگ شروع کرنے سے پہلے تھی۔ یعنی پھر جمعیۃ العلماء کو ضرورت نہ رہیگی کہ شراب کے خلاف کوئی کارروائی کرے۔

افسوس ان علماء پر اور بغیر سوچے سمجھے ان کے پیچھے چلنے والوں پر۔

---

## سرحدی شورش میں کانگریس کا دخل

سرحدی علاقہ کے حالات روز بروز زیادہ تشویشناک اور رنج افزا ہو رہے ہیں۔ ایک طرف حکومت پورے زور اور مکمل سازوسامان کے ذریعہ اس شورش کے فرو کرنے میں مصروف ہے۔ اور دوسری طرف اس قسم کے حالات بیان کئے جا رہے ہیں۔ جن سے اس فتنہ کے ساتھ کانگریس کے تعلق اور امداد کا خیال زیادہ پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور یہ امر حریف قبائل اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے ہمدرد سرحدیوں کی اور زیادہ سرکوبی کا باعث بن رہا ہے ادھر کانگریس خاموش بیٹھی ہے۔ اس وقت تک اس نے کسی بات کی تردید نہیں کی۔ اور نہ اس بارے میں ایک لفظ تک کہا ہے۔ کہ برسرپیکار قبائل کو امداد دینے کے متعلق جس قدر الزام اس پر عائد کئے گئے ہیں۔ وہ درست نہیں۔ کانگریس کی یہ خاموشی معنی دارد کی مصداق سمجھی جارہی ہے۔ اور یہ خیال زیادہ وزنی ہوتا جارہا ہے۔ کہ کانگریس نے صوبہ سرحد کو اصلاحات سے محروم رکھنے کے لئے یہ شورش پیدا کرائی ہے جس کے نتیجہ میں ایک نو سرحدی مسلمان تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ دوسرے اصلاحات جن کے متعلق بہت کچھ امید کی جاسکتی تھی۔ ان کے خطرہ میں پڑجانے کا احتمال ہے۔

## صُوبہ سرحد اور گورنمنٹ ہند

اگر گورنمنٹ کو قابل وثوق ذرائع سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ سرحدی شورش میں کانگریس کی مالی امداد اور شورش انگیز پروپیگنڈا کا بہت کچھ دخل ہے۔ اور اسی وجہ سے سخت سے سخت تادیبی کارروائیاں اختیار کی جارہی ہیں۔ تو اسے یہ بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیئے۔ کہ کانگریس نے یہ فتنہ انگیزی محض اس لئے کی ہے۔ کہ صوبہ سرحد جس میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے اور جو ایک لحاظ سے اسلامی صُوبہ کہلاتا ہے۔ اسے اصلاحات ملکی سے محروم رکھا جائے۔ چونکہ سرحد کے عام باشندے تعلیم کی کمی اور جوش کی فراوانی کی وجہ سے اس قسم کی چال کی گہرائی تک رسائی نہیں رکھتے۔ اس لئے وہ پھندے میں پھنس گئے ہیں اس کا بڑی خمیازہ ان کے لئے کافی سے زیادہ ہوگا۔ جو اس شورش کے دوران میں انہیں بھگتنا پڑے گا۔ اس وجہ سے تمام صُوبہ سرحد کو اصلاحات ملکی سے محروم کرکے اہل کانگریس کو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس صُوبہ سے کانگریس کے اثر کو مٹانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ گورنمنٹ اہل صوبہ کے ان مطالبات کے متعلق ہمدردانہ رویہ اختیار کرے۔ جو دیر سے پیش کئے جارہے ہیں اور جنہیں حاصل کرنے کے وہ ویسے ہی مستحق ہیں جس طرح دیگر صُوبوں کے لوگ۔

## خُدا کی ازلی سُنت

اجرائے نبوت کی تائید میں ہماری طرف سے ایک یہ دلیل بھی پیش کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ازل سے یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ جب دنیا میں گمراہی پھیل جائے۔ تاریکی کا غلبہ ہو۔ اور ہدایت اور رشد کمیاب ہو جائے۔ تو اس وقت وہ ضرور اپنا مامور اور مرسل بھیجا کرتا ہے۔ تا وہ لوگوں کو آستانہ احدیت پر جھکائے۔ ان کے دلوں میں محبت الٰہی قائم کرے۔ اور انہیں نور ہدایت سے منور کر دے۔ جب ازل سے خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ اس زمانہ میں گمراہی ہو۔ گمراہی کا علاج نہ ہو۔ ضلالت ہو۔ مگر اس کے دُور کرنے کے لئے کوئی سامان نہ ہو۔ اخبار "زمیندار" (۱۸ اگست) بھی اسی سنت الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جس طرح شب تاریک کی ظلمت مہر عالم افروز کی آمد کا مژدہ اپنے اندر پنہاں رکھتی ہے۔ اسی طرح طغیان وعصیاں کی فراوانی اور فواحش و معاصی کی کثرت دریائے رحمت الٰہی کے جوش میں آنے اور کسی ایسے نفس قدسی کے دنیا میں جلوہ گر ہونے کی بشارت دیتی ہے۔ جو ایک اشارہ چشم و ابرو سے عظیم الشان سلطنتوں کے تختے الٹ دیتا ہے۔ جس کی زبان حقیقت ترجمان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ کفر و طاغوت کی رگ گردن کے لئے تیر و نشتر کا حکم رکھتا ہے۔ اور جو چشم زدن میں کارگاہ حیات کا نقشہ بدل دیتا ہے"۔

اگر طغیان وعصیان کی فراوانی اور فواحش و معاصی کی کثرت کسی نفس قدسی کے دُنیا میں جلوہ گر ہونے کی بشارت دیتی ہے۔ تو غور کرو۔ اس زمانہ میں طغیان وعصیان کی کثرت اور فواحش و معاصی کی فراوانی ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہے۔ اور ازمنہ ماضیہ سے بڑھ کر ہے۔ تو پھر کونسا نفس قدسی سنت الٰہیہ کے مطابق دُنیا میں آیا۔ کیا "مسیح قادیانی" کے سوا اور بھی کوئی اس کا مصداق نظر آتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں اسے قبول نہیں کیا جاتا۔

## امریکہ میں خودکشی کی وارداتیں

اسلام اور دوسرے مذاہب میں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی ہے۔ کہ اسلام اپنے پیرؤوں کے دلوں میں امید اور یقین پیدا کرتا ہے۔ اور مایوسی کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ ناامیدی کو کفر قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عام طور پر مسلمانوں میں بہت کم خودکشی کی وارداتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ بھی ان لوگوں میں جو اسلام کی تعلیم سے بالکل کورے ہوتے ہیں۔ مگر اس کے مقابل پر عیسائیوں کی جو کیفیت ہے۔ اُس کا پتہ اس سے لگتا ہے۔ کہ "گذشتہ سال میں امریکہ میں ایک لاکھ بیس ہزار خودکشی کی وارداتیں ہوئیں"۔ (سیاست ۱۰ اگست)

یہ اُس ملک کی حالت ہے۔ جو مال و دولت اور سامان عیش و آرام میں سب سے بڑھا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ اور جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہاں کے لوگ سب سے زیادہ خوشی اور مسرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

## عورتوں کا پکٹنگ

شراب کی دوکانوں پر عورتوں سے جس طرح پکٹنگ کرایا جارہا ہے۔ اس کا پتہ دہلی کی حسب ذیل اطلاع سے لگ سکتا ہے جو ۱۷ اگست کے "ملاپ" نے شائع کی ہے:۔

"رات کو آٹھ بجے تک پکٹنگ جاری رہا۔ آٹھ بجے کے بعد وقت گذر جانے پر دوکاندار دوکان کو بند کرکے گھر جانے لگا۔ لیکن لیڈی والنٹیرز نے مزاحمت کی۔ اور کہا۔ اگر جاتے ہو۔ تو ہمارے اُوپر سے گذر کر جاؤ۔ وہ لوگ گھر نہ جاسکے۔ اور رات کو ایک بجے تک یہ پکٹ جاری رہا"۔

ہندوستانی خواتین کے طبعی شرم وحیا کو مدنظر رکھتے ہُوئے رات کے ایک بجے تک شراب کی دوکان کو عورتوں کا اس طرح گھیرا رکھنا کہ دوکانداروں کو گھر جانے کے لئے اپنے اُوپر سے گذرنے کے سوا کوئی رستہ نہ دینا افسانہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر کانگریس نے اپنی تحریک کو قوت دینے کے لئے عورتوں سے اس قسم کے کام لینے سے دریغ نہ کیا تو اس سے بھی بڑھ کر افسانے واقعات کی شکل اختیار کرلیں گے اور ہندوستان کو سلف گورنمنٹ حاصل ہو یا نہ ہو۔ اخلاقی لحاظ سے وہ تمام مدارج حاصل ہوجائیں گے۔ جن سے اہل یورپ نالاں ہیں۔

## پٹیل کمیٹی کی رپورٹ

۲۳ اپریل کو پشاور میں جو فساد ہوا تھا۔ اس کی تحقیقات کے لئے کانگریس نے بھی ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کے صدر مسٹر پٹیل تھے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ حال میں شائع ہوئی ہے رپورٹ میں اگرچہ اس بات کا پورا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ کہ فساد کے متعلق حکومت نے جو بھی بیان دیا ہے۔ اسے غلط قرار دیا جائے۔ لیکن باوجود اس کے اس الزام کی کوئی تردید نہیں کی۔ جو صُوبہ سرحد کی کانگریس کمیٹی پر فساد کے متعلق سازش کرنے کا لگایا گیا تھا۔ اور اس بارے میں بالکل خاموشی اختیار کی گئی ہے۔ کانگریس پر یہ کوئی معمولی الزام نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد کو ہلا دینے والا الزام ہے۔ مگر اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کی گئی۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ گورنمنٹ نے کانگریس پر جو الزام لگایا ہے۔ وہ اپنے اندر بہت کچھ وزن رکھتا ہے۔ اور اس سے انکار کرنا کانگریس کے حامیوں کے لئے ممکن نہیں۔

اس صُورت میں کیا یہ کہنا درست نہ ہوگا۔ کہ کانگریس نے عدم تشدد کا رویہ محض اس کی ہمت نہ ہونے کی وجہ سے اختیار کر رکھا ہے۔ ورنہ جہاں اس کا بس چلے۔ تشدد سے کام کرانے کے لئے تیار ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خطبہ جمعہ

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

## ہمارا سب سے پہلا فرض تبلیغ احمدیت ہے

### از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ پندرہ اگست ۱۹۳۰ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
اِنسان کتنی ہی احتیاط سے کوئی بات کرے۔ پھر بھی مَیں نے دیکھا ہے۔ بعض لوگوں کو اُس کے متعلق

**غلط فہمی**

ہو جاتی ہے۔ اور جب تک متواتر تفصیل اور وضاحت سے بات نہ سمجھائی جائے۔ بہت سے لوگ اُس کے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ میں نے پچھلے دنوں میں اور اتفاق یہ ہے۔ کہ پچھلے ہی

**جمعہ کے خطبہ میں**

اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ ہمارے احباب اُن مصائب میں جو عام مسلمانوں پر پڑتے ہیں۔ اور جو خواہ ہماری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا نہ رکھتے ہوں ایسا ہمدردانہ رویہ اختیار کریں۔ جو دوسرے مسلمانوں کی راہنمائی کا موجب ہو۔ اور مسلمانوں میں ایسی

**تحریک اتحاد**

کی رَو چل پڑے جس کے ماتحت وہ مشترک امور میں اپنے اختلافات بھُولکر ایک دوسرے کی تائید اور تقویت کے لئے طیار ہو جائیں۔ مَیں مسلمانوں کے

**تفرقہ اور شقاق**

کو دیکھتے ہوئے ایک عرصہ سے یہ نصیحت کرتا آیا ہوں اور اتفاق ایسا ہؤا۔ کہ پچھلے جمعے خطبہ اسی پر پڑھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ کہتا چلا آیا ہوں۔ کہ یہ امر ہمارے لئے دوسرے درجے پر ہے۔

**اصل فرض**

جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے ذمے لگایا گیا ہے۔ وہ اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احمدیت ہے۔ اور جب تک مشترکہ امور میں اتحاد کا کام ہمارے اس فرض میں روک نہیں بنتا جب تک یہ کام ہماری قوتوں کو کمزور نہیں کرتا۔ اور جب تک یہ کام ہمارے ارادوں کو اصل فرض سے جُدا نہیں کرتا۔ اس وقت تک ہم ہر طاقت و قوت اور ہر ذریعہ اس کے کامیاب بنانے کے لئے خرچ کرنے کو طیار ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہو۔ کہ اس کام میں حصہ لینا ہمارے اصل مقصد میں روک ہو جائے۔ ہمارے اصل فرض میں کمزوری پیدا کر دے۔ تو ہم اس کا خیال چھوڑ دینگے۔ اور اصل کام کو جو خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے۔ مقدم کرینگے۔ مگر باوجود اس کے کہ متواتر مَیں نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں اور بعض افراد اِس حقیقت کو نہیں سمجھ سکے۔

**۱۹۲۷ء میں**

مَیں نے جب یہ تحریک کی۔ تو خبر آئی تھی۔ کہ بعض جماعتیں اور بعض افراد تبلیغ احمدیت میں کمزوری دکھا رہے ہیں۔ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا ہو رہا ہے کہ اگر ہم

**تبلیغ احمدیت**

کرینگے۔ تو لوگ ہمارے ساتھ نہیں ملیں گے۔ حالانکہ اگر لوگ مشترکہ امور میں اِس لئے ہمارے ساتھ نہیں ملتے۔ کہ ہم اپنے مذہب کو پھیلاتے اور اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے ہمیں اتحاد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اہلحدیث سے کبھی یہ مطالبہ نہیں کرتے۔ کہ ہم سے اتحاد کے لئے اپنے عقائد چھوڑ دیں۔ اور انکی تبلیغ نہ کریں۔ نہ کبھی ہم حنفیوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے عقائد چھوڑ کر اتحاد میں شریک ہوں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں اگر حنفی

**اپنے عقائد کی تبلیغ**

کریں۔ اور ثابت کریں۔ کہ جو عقائد اُن کے ہیں۔ وہ درست ہیں۔ نہ صرف ہم اس کے خلاف نہیں ہونگے۔ بلکہ ان کے دلائل بشاشت سے سننے کے لئے طیار ہیں۔ اسی طرح ہم اہلحدیث سے یہ نہیں کہتے۔ کہ اپنا کوئی عقیدہ چھپائیں۔ یا اسے پھیلائیں نہیں۔ اگر وہ پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ اپنے عقائد کی اشاعت کریں۔ بشرطیکہ

**ضد اور تعصب**

سے کام نہ لیں۔ گالی گلوچ نہ کریں۔ تو نہ صرف ہمیں اُن پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بلکہ خوشی سے انکی مجالس میں جاکر باتیں سُننے کے لئے طیار ہیں۔ پس ہم کسی فرقہ سے یہ نہیں کہتے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ چھوڑ دے۔ یا اپنے عقائد کو چھپائے۔ اِس لئے اگر کوئی قوم اشارۃً بھی ہم سے یہ مطالبہ کرے۔ کہ ہم تبلیغ احمدیت چھوڑ دیں۔ تو ہم ایسے لوگوں سے اتحاد کی کوئی پرواہ نہیں کرینگے۔ اگر

**مذہب میں دخل اندازی**

کے معنے اتحاد ہیں۔ تو اس اتحاد کو ہم نے مدت سے چھوڑا ہوا ہے۔ ہم تو

**اتحاد کی تعریف**

ہی یہ کرتے ہیں۔ کہ اس میں مذہب کا تعلق نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ تمدنی، سیاسی اور مُلکی اتحاد ہے۔ اس اتحاد میں ہم شریک ہونا چاہتے اور دوسروں کو شریک کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ہم کسی

**ایسے سمجھوتے کو لعنت**

سمجھتے ہیں جس میں سچائی کو چھپانے کا اقرار کرنا پڑے۔ ہم دوسروں کے لئے بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ اپنے عقائد چھپائیں۔ کجا یہ کہ اپنے عقائد چھپائیں۔ حتےٰ کہ مجھ سے اگر اہلحدیث آکر کہیں۔ کہ ہم اپنے عقائد کی تبلیغ چھوڑ دینگے آؤ ہم سے اتحاد کر لو۔ تو خواہ مجھے وہ اپنے عقائد چھوڑنے کے لئے نہ کہیں۔ تو بھی میں اُن سے کہوں گا۔ مَیں تم سے اتحاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے طیار نہیں ہوں۔ جب تم نے

**اپنے بزرگوں سے وفاداری**

نہ کی۔ تو ہم سے کیا کرو گے۔ پس جبکہ میں کسی مخالف سے بھی یہ امید نہیں کرتا۔ کہ وہ اتحاد کی خاطر اپنے عقائد چھوڑ دے تو میں اپنی جماعت کو کس طرح کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ اپنے عقائد کی تبلیغ نہ کرے۔ مگر باوجود اس قدر وضاحت کے ساتھ بیان کر دینے کے بعض لوگوں کو دھوکا لگا ہے۔ کہ اتحاد کی خاطر تبلیغ نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسا شخص بیحد کمزوری دکھاتا اور بڑی

**اصلاح کا محتاج**

ہے۔ اُسے چاہیئے توبہ کرے۔ اور اس قسم کے خیال کو دل سے نکالدے۔ اگر ہم دوسرے فرقوں کے ساتھ باوجود اس کے کہ وہ اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔ اتحاد کے لئے طیار ہیں۔ تو ان کا کیا بگڑتا ہے۔ اگر ہم باوجود اپنے عقائد کی تبلیغ کے اُن کے ساتھ اتحاد کریں۔ پس

**کسی جگہ کی جماعت**

کو اس بارے میں کمزوری نہیں دکھانی چاہیئے بلکہ تبلیغ احمدیت اُسی زور سے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے کرنی چاہیئے۔ بھلا غور تو کرو۔ ہم مذہب کو کس طرح چھپا سکتے ہیں۔ اگر اپنے مذہب کو ہم سچا سمجھتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ پورے زور کے ساتھ اس کی طرف لوگوں کو بلائیں۔ اور اُسے قبول کرنے کی دعوت دیں۔ یہ اُن کے ساتھ

**خیر خواہی**

ہے۔ نہ کہ دشمنی۔ اور اگر ہم اپنے مذہب کو سچا سمجھکر دوسروں سے چھپاتے ہیں۔ تو ان پر ظلم کرتے ہیں۔ لیکن اگر دنیا کی نجات۔ مسلمانوں کی ترقی۔ اس میں ہے۔ کہ احمدیت کو چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر ہم اس میں رہ کر لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ

**دنیا کی اصلاح**

کے لئے اپنا ایک مامور بھیجے۔ مگر اس کی تعلیم کو چھپانا۔ لوگوں کی بھلائی کے لئے ضروری ہو۔ اور اُسے پھیلانا مضر ہو۔ اگر یہ صورت تھی۔ تو خدا تعالےٰ کو مامور بھیجنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ وہ سخت غلطی میں پڑا ہوا ہے۔ اور

**روحانی بیماری**

میں مبتلا ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے۔ اُسے اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے جس طرح آج سے پہلے ہمارے تبلیغی جلسے ہوتے رہے ہے۔ وفات مسیح علیہ السلام اور ختم نبوت پر وعظ ہوتے تھے۔ اسی طرح آج بھی اور آیندہ بھی ہونے چاہئیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ

**ہمارے مخالف**

حیاتِ مسیح کا ذکر نہ کریں۔ وہ حیاتِ مسیح کے ثبوت میں جو دلائل رکھتے ہوں۔ بڑی خوشی سے پیش کریں۔ ہم وفاتِ مسیح کا ثبوت دینگے۔ اگر ہم یہ کہیں۔ کہ وہ یہ نہ کہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اور وہ کہیں۔ کہ ہم یہ نہ کہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو ایک دوسرے کے لئے

**اتحاد کا دروازہ بند**

کرتے ہیں۔ ہر ایک کے لئے اپنے عقائد پیش کرنے کا دروازہ کھلا ہے۔ ہم اہلحدیثوں سے اتحاد کے لئے یہ مطالبہ نہیں کرتے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا سمجھیں۔ تب ان سے مشترکہ امور میں متحد ہو سکتے ہیں اسی طرح اہلحدیثوں کو یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ جب تک حدیثوں کو سب پر مقدم نہ کیا جائیگا۔ اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حنفیوں کو یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے کہ اہل حدیث سینہ پر ہاتھ نہ باندھیں۔ اسی طرح اہلحدیث یہ نہ کہیں۔ کہ حنفی رفع یدین کریں۔ تب اتحاد ہو سکتا ہے۔ اگر

**سیاسی اور ملکی صلح**

اور اتحاد کے لئے یہ شرطیں ضروری ہوں۔ تو بتاؤ اسلام کا کیا باقی رہ جائے گا۔ یہ صلح نہیں ہوگی۔ بلکہ مذہب کو بگاڑنے والی بات ہوگی۔ ہر ایک کا حق ہے۔ جو چاہے عقیدہ رکھے۔ اور جہاں چاہے۔ بیان کرے۔

**وہ لوگ**

جو ہمارے ساتھ ملکی اتحاد کرنے کے لئے طیار ہیں۔ اور

**وہ اخبار**

جو اس مقصد کے لئے ہمارے ساتھ ملکر کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اگر ہمارے خلاف ایسے مضامین شایع نہ کریں۔ جس میں گالی گلوچ ہو۔ تضحیک ہو۔ ہتک ہو۔ بلکہ وہ علمی طور پر حیات مسیح ثابت کریں۔ تو ہم اس پر ذرا بھی بُرا نہیں منائیں گے۔ اسی طرح اگر وہ اس قسم کے مضامین شائع کریں۔ کہ نبوت بند ہو گئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو ہمیں اس پر کوئی افسوس نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ گالی گلوچ سے کام نہ لیں۔ ان کا حق ہے۔ کہ اپنے عقائد بیان کریں۔ اور ہمارا حق ہے۔ ہم اپنے عقائد پیش کریں۔

پچھلے دنوں

**ایک دوست**

نے بتایا۔ جب یہ افواہ مشہور ہوئی۔ (ابھی یہ افواہ ہی ہے معلوم نہیں۔ پوری ہوتی ہے یا نہیں) کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب گول میز کانفرنس میں نامزد کئے جائینگے تو اُس کے خلاف امرتسر میں جلسہ کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ وہ مسلمانوں کے نمایندے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ احمدی ہیں۔ یہ سُن کر ایک شخص میرے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا۔ دیکھو مسلمانوں کا ایک احمدی نمایندہ منتخب ہونے والا ہے۔ وہ شخص جو دوڑتا ہوا آیا تھا۔ وہابی تھا۔ میں نے اسے کہا۔ تم اپنی فکر کرنا۔ کوئی حنفی مسلمانوں کا نمایندہ ہو کر نہ چلا جائے۔ وہاں رفع یدین اور دوسرے اختلافی مسائل کا فیصلہ ہونا ہے۔ اگر کوئی حنفی چلا گیا۔ تو تم مارے جاؤ گے۔ وہاں تو

**سیاسی مسائل**

کا تصفیہ ہوگا۔ وہاں مسلمانوں کے اختلافی مسائل کا کیا دخل کہ کہا جائے احمدی نہ جائے۔ یا اہلحدیث نہ جائے۔ یا حنفی نہ جائے۔ دیکھو۔ ایک ہندو جب کسی مسلمان نام والے کو دفتر سے نکالتا ہے۔ تو یہ نہیں پوچھتا۔ کہ تم حیاتِ مسیح کے قائل ہو۔ یا وفاتِ مسیح کے۔ تمہارے نزدیک اب کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں۔ وہ صرف یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کا نام اسلامی ہے۔ اور یہ مسلمان کہلانے والوں میں سے ہے۔ جب مسلمانوں کا کوئی سوال ہوگا۔ تو یہ مسلمانوں کی طرف ہوگا۔ اس لئے وہ اس کی مخالفت کرتا ہے۔ اسی لئے میں اس کوشش میں لگا ہوا ہوں۔ کہ سیاسی اور تمدنی اور ملکی مسائل جن میں حیات و وفات مسیح کا تعلق نہیں۔ نبوت کے جاری رہنے یا بند ہونے کا تعلق نہیں۔ بلکہ محض مسلمان ہونے کا تعلق ہے۔ اُن میں

**سارے کے سارے مسلمان**

اکٹھے ہو جائیں۔ ہم کسی سے یہ نہیں کہتے۔ کہ وفاتِ مسیح کے مسئلہ کو مان لو۔ تب متحدہ مقاصد میں متحد ہونگے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کو تسلیم کر لو۔ پھر ملکی مسائل میں اتحاد ہوگا۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ متحدہ اور مشترکہ امور میں متحد ہو جائیں۔ یہ ان لوگوں کی کمزوری ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اتحاد کے لئے تبلیغ احمدیت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جب تک وہ یہ کمزوری دکھائیں گے۔ لوگ ان سے یہی امید رکھیں گے۔ کہ وہ ایسا کریں۔ لیکن جب وہ کہدیں گے۔ کہ دنیوی امور و سیاسی حقوق کے لئے ہم

**سب سے آگے بڑھکر**

کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور سب سے زیادہ قربانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر آمادہ ہیں۔ لیکن اگر ہم سے

### دین کی قربانی

چاہی جائے گی۔ تو ہمارا راستہ اور ہے۔ اور تمہارا اور۔ ھٰذا فراق بینی و بینکم۔ اتحاد کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کی تضحیک نہ کی جائے۔ استہزاء نہ کیا جائے۔ گالی گلوچ نہ کی جائے لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ذاتی حملے کئے جائیں۔ اور ہمارا دل دکھانے کے لئے کئے جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ایسے لوگوں کے دل بغض سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور وہ لڑنا چاہتے ہیں۔ ابھی

### شملہ میں تین آدمی

مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ ان کے آنے کی اطلاع پر میں اُن سے ملنے کے لئے باہر آگیا۔ ان میں سے ایک نے پہلی بات جو کی وہ یہ تھی۔ کہ یہ کونسا اسلامی طریق ہے کہ آپ اندر بیٹھے رہیں اور لوگ باہر انتظار کریں۔ اس کے بعد دوسرے نے کوئی اور بات شروع کی۔ تو پہلے نے اس کی بات کاٹ کر کہا یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نوکری کرتے کرتے جب اس کے قابل نہیں رہتے۔ تو نبوۃ کا دعویٰ کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا آپ خود اس انسان کی سچائی کے گواہ ہیں جس کی نسبت اس قسم کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کسی اور جماعت کے امام کے پاس جا کر اس طرح نہیں کہہ سکتے۔ لیکن میرے سامنے کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں۔ میں نے اس کا جواب نہیں دینا۔ غرض ان صاحب نے اس قسم کی باتیں کیں۔ کہ انکے ساتھی کو دو دفعہ کہنا پڑا۔ ان کی طبیعت میں جوش بہت ہے۔ آپ بُرا نہ منائیں۔ غرض اس قسم کے حرکات معیوب ہیں۔ ورنہ ان کا حق ہے۔ کہ اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔ اور ہمارا حق ہے۔ ہم اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔ اس سے روکنے کا نہیں حق ہے۔ نہ ہم انہیں روکتے ہیں۔ ہاں

### ذاتیات

کو درمیان میں لا کر گالیاں دینا بُرا ہے۔ دیکھو جب کوئی ثابت کر دے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ تو سمجھنے والے آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے نہیں۔ لیکن اگر کوئی آپ کا نام لے کر کذاب اور جھوٹا کہے گا۔ تو اس سے یقیناً ہمارا دل دکھیگا۔ اس دلآزاری اور تکلیف دہی کے رستے کو چھوڑ کر اپنے عقائد کی تبلیغ کرنے کے باقی سارے رستے کھلے ہیں۔ اور کسی کا حق نہیں۔ کہ کسی سے اپنے عقائد کی تبلیغ نہ کرنے کا مطالبہ کرے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ

### معقول لوگ

اس قسم کا مطالبہ نہیں کر رہے۔ بعض لوگ ہیں۔ اور بعض اصلاح کے محتاج ہوتے ہی ہیں۔ ان کی اصلاح ضروری ہے اور ان کی اصلاح اسیطرح ہوگی۔ کہ ہم اتحاد کی کوشش کے ساتھ تبلیغ احمدیت بھی کرتے رہیں۔ تاکہ انہیں اس سے برداشت کرنے کی عادت ہو۔ کوئی بات برداشت کرنے کی اہلیت مشق سے ہی پیدا ہوا کرتی ہے۔ اور اس بارے میں مشق اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ دوسرے لوگ اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔ اور ہم اپنے عقائد کی۔ ایک دوسرے کی مجالس میں شامل ہوں۔ اور ایک دوسرے کی رواداری کی داد دیں۔ اپنی باتیں سننے کا ایک دوسرے کو موقع دیا جائے۔ اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو پھر دیکھو کتنی جلدی متحدہ امور میں اتحاد ہو سکتا ہے پس جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے۔ کہ تبلیغ احمدیت نہیں کرنی چاہیئے۔ انہوں نے بالکل غلط سمجھا ہے۔ اور میرے منشاء کے خلاف سمجھا ہے۔ ایسے لوگوں کے فعل کو میں کسی طرح پسند نہیں کر سکتا۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ ایسی جماعتیں

### خدا کے عذاب میں

گرفتار نہ ہو جائیں۔ کیونکہ سچائی کا چھپانا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہمیں خدا کی ذات پر توکل ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے ان کے آگے گر جاتا ہے۔ اور پھر بھی وہ اس کو پیٹتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ اس کی مدد کرے گا۔ مجھے پہلے ہی

### شکایت

ہے۔ کہ جماعتیں تبلیغ میں سُست ہیں۔ اور میں کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ پھر کس طرح برداشت کیا جا سکتا ہے۔ کہ

### سیاسی صلح

کے لئے تبلیغ نہ کی جائے۔ تمام جماعتوں کو تبلیغ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور

### میں اعلان کرتا ہوں

کہ جس علاقہ کے احمدی اس سال ایک ہزار مرد احمدیت میں داخل کر دینگے۔ (مرد کے ساتھ چونکہ اس کا خاندان بھی احمدیت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اِس لئے مردوں کی شرط لگائی گئی ہے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں۔ کہ عورتوں کو احمدیت میں داخل کرنا ضروری نہیں۔ مرد اپنے ساتھ اپنا کنبہ بھی لاتا ہے۔ اِس لئے یہ شرط رکھی گئی ہے۔) پس جس ضلع کی جماعتیں

### ایک ہزار مرد

احمدیت میں داخل کر دیں گی۔ ہم سمجھیں گے۔ وہ حقدار ہیں۔ کہ انہیں مستقل مبلغ دے دیا جائے۔ جو اس ضلع میں کام کرے۔ پس جو جماعتیں چاہتی ہیں۔ کہ احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے احمدیت کی تبلیغ کے لئے نظام جماعت کو درست اور مضبوط کرنیکے لئے انہیں مستقل مبلغ مل جائیں۔ وہ کوشش کریں۔ کہ ایک ہزار مرد جماعت میں داخل کر دیں۔ یہ سودا ہمارے لئے بھی مہنگا نہ ہوگا۔ اس سے آگے اور ترقی ہوگی۔ اور چندہ میں بھی زیادتی ہو جائے گی جس سے تبلیغ کے اخراجات پورے ہو سکیں گے۔ میں اس اعلان کو اور وسیع کر کے کہتا ہوں۔ اگر

### کوئی تحصیل

بھی ایک ہزار مرد سلسلہ میں داخل کر دے۔ تو اُسے بھی مستقل مبلغ دیدیا جائیگا۔ غرض تبلیغ کو بہت وسیع کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے بہت بڑا میدان پڑا ہے۔ ابھی تک ہم نے

### ہندوؤں میں تبلیغ

کرنے کی طرف توجہ نہیں کی اور حضرت مسیح موعودؑ کے کرشن کے الہام کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کا نام جری اللہ فی حلل الانبیاء رکھا ہے۔ یعنی آپ سارے انبیاء کے بروز اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز تھے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ساری دنیا کے لئے آئے تھے۔ تو آپ بھی ساری دنیا کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ اِس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ عیسائیوں یہودیوں بدھوں ہندوؤں سکھوں

### سب کو مسلمان بنائیں

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس وضاحت اور تشریح کے بعد آئندہ کوئی صاحب دھوکا نہ کھائیں گے۔ اور مجھ تک اس قسم کی بات نہ پہنچے گی۔ کہ کوئی مبلغ گیا۔ تو اسے کہہ دیا گیا

### سلسلہ کے متعلق لیکچر

نہ دیا جائے۔ کیونکہ لوگ ناراض ہو جائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ایسی آواز پھر میرے کان میں نہ پہنچے گی اور جماعت کے لوگ دنیوی اتحاد کی خاطر خدا کے اتحاد کو ترک نہ کریں گے۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ جو فرض اس نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ اس سے ہم ایک منٹ بھی غافل نہ ہوں۔ بلکہ ہم اس کے متعلق ہر آنے والے دن میں پہلے سے بھی زیادہ عُمدگی اور چُستی سے کام کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کلجگ کا آغاز کب ہوا

(۱)

(از جناب ماسٹر نعمت اللہ خانصاحب گوہر۔ بی۔ اے)

ہندوؤں نے زمانہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور ہر ایک حصے کا نام یُگ رکھا ہے۔ بہ تفصیل ذیل:۔

ست یُگ۔۔۔ ۱۷۲۸۰۰۰ سال کلی یگ سے چوگنا
تریتا یُگ۔۔۔ ۱۲۹۶۰۰۰ سال کلی یگ سے تگنا
دواپر یگ۔۔۔ ۸۶۴۰۰۰ سال کلی یگ سے دوگنا
کلی یگ۔۔۔ ۴۳۲۰۰۰ سال

ایک مہا یگ ۴۳۲۰۰۰۰ سال

زمانہ کی یہ تقسیم صاف طور سے کسی ریاضی دان یا مہندس کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی الہامی کتاب حتٰی کہ خود وید میں اس تقسیم کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ بات ہمیں تسلیم ہے کہ کسی زمانہ میں ہندو (یا آریہ) فن ہندسہ اور نجوم میں مہارت رکھتے تھے۔ پس یگوں کی تعداد اور ان کی تقسیم جو ہندوؤں کے شاستروں میں درج ہے۔ تمام کی تمام مہندسوں کے دماغ کا نتیجہ ہے۔ الہام کو ہرگز ان میں ذرہ برابر دخل نہیں۔

پنڈت لیکھرام صاحب آنجہانی نے اپنی تصنیف "تاریخ دنیا" میں اس تقسیم کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ مگر اس کی صحت پر کسی وید منتر کے حوالے سے دلیل قائم نہیں کی۔ سوائے اتھرو وید کے ایک حوالے کے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"سرشٹی قیام کا حساب سمجھنے کے واسطے اس طرح جانو۔ کہ دو برس۔ دس ہزار سینکڑہ یعنی دس لاکھ تک شون دینے کے بعد ۲۔۳۔۴ جوڑنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ (۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰)"

اگرچہ اتھرو وید کی ہستی ہی مخدوش ہے۔ اس لئے اس کا حوالہ بھی معتبر نہیں ہو سکتا۔ لیکن بالفرض اگر اسے صحیح بھی قرار دیا جائے۔ تو طرز بیان اور الفاظ صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ کسی جوتشی کا کلام اور اندازہ ہے۔ الہامی عبارت ہرگز نہیں۔

اس حوالہ سے اتھرو وید کی حقیقت بھی معلوم ہو گئی۔ کہ وہ محض انسانی ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتاب ہے جس میں من گھڑت مسائل ہیں۔ خصوصاً دنیا کی عمر کا مسئلہ تو صاف طور پر من گھڑت دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اس بات پر کوئی علمی دلیل نہیں دی گئی۔ کہ کیوں اور کس حساب سے دنیا کی عمر چار ارب بتیس کروڑ مقرر ہے۔ اور نہ اس کا کوئی تاریخی ثبوت موجود ہے۔ کہ فی الواقعہ اتنے کروڑ یا اتنے ارب سال آج تک گذر چکے ہیں۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ خیالی پلاؤ ہے۔ جو وقتاً فوقتاً ہندو مہندسوں اور جوتشیوں نے پکایا۔ مگر افسوس کہ اتنا عرصہ پکائے جانے کے بعد اور اس قدر نمک مرچ ڈالنے کے بعد بھی یہ پلاؤ بدمزہ ہی رہا۔

دراصل ہندوؤں کے شاستروں میں یُگ۔ مہا یگ یا چتر یگی۔ منونتر۔ کلپ۔ برہم دن وغیرہ اصطلاحات طبعزاد اور خود ساختہ ہیں۔ خدا تعالےٰ کو ہرگز ان تفصیلات میں پڑنے کی حاجت نہیں۔ اور نہ انسانوں کو ان سے کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

ہندوؤں کے بعض شاستروں نے کل یگ کی کل میعاد ۴۳۲۰۰۰ سال تو بتلائی ہے۔ لیکن کل یگ کے آغاز کا صحیح علم کسی کو نہیں۔ بلکہ اس بارے میں وہ سراسر اٹکلوں سے کام لیتے رہے ہیں۔ حتمی طور سے کسی نے کچھ بیان نہیں کیا۔ مثلاً آئین اکبری میں کلجگ کا آغاز بعد تحقیقات پنڈتان ہنود راجہ یدھشٹر کی تخت نشینی سے قرار دیا گیا ہے۔ لیکن راج ترنگنی کا مصنف اسی زمانہ میں یعنی شہنشاہ اکبر کی وفات سے دس برس پیشتر اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کورو پانڈو کی جنگ اس وقت ہوئی تھی۔ جبکہ کلجگ کے ۶۵۳ برس گذر گئے تھے۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۔ حصہ اول)

راج ترنگنی ایک مشہور اور معتبر کتاب تاریخ کشمیر کے متعلق ہے۔ لیکن اس کا بیان اپنے ہمعصر برہمنوں کے بیان سے بالکل مختلف ہے۔ پس ہم کس کو معتبر سمجھیں۔ اور کس کو غیر معتبر۔ اس سے یہی ثابت ہوا۔ کہ ہندوؤں کی تاریخ کے سنین و اعداد سب کے سب ظنی ہیں۔ اور کسی ایک سے تمسک نہیں کیا جا سکتا۔ خود پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے اپنی تصنیف "تاریخ دنیا" کے صفحہ ۲ پر تحریر کیا کہ۔ کل یگ جو چوتھا یگ گذر رہا ہے۔ اس کا اس وقت (۱۸۹۰ء میں) سمت ہے ۴۹۹۰۔ پھر یہی پنڈت صفحہ ۵ پر راج ترنگنی اور آئین اکبری کے حوالے سے یدھشٹر کے زمانے کے متعلق متضاد بیانات تحریر کر کے آخر آئین اکبری کے بیان سے مطمئن نہ ہو کر صفحہ ۱۴ پر یوں رقمطراز ہے:۔

"تاریخ دنیا حصہ اول میں یودھشٹری سمت۔ کی تحقیقات کے متعلق ہم سے ایک غلطی ہوئی۔ یعنی ہم نے کلی یگ کے سموت کو ہی یدھشٹر کا زمانہ تسلیم کر لیا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ پنڈت کلہن مصنف راج ترنگنی وغیرہ سنسکرت کے لایق مورخوں نے لکھا ہے۔ کہ کلجگ کے ۶۵۳ برس گذر چکے تھے۔ تب یودھشٹر جی گدی نشین ہوئے۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۴۔ حصہ اول)

لیکن ہم اوپر پنڈت کلہن مصنف راج ترنگنی کا اختلاف اکبری زمانے کے دیگر پنڈتوں سے دکھا چکے ہیں۔ پس ہمارے نزدیک یہ تمام بیانات ظنی اور حد یقین سے ساقط ہیں۔ اور ہم قطعاً نہیں کہہ سکتے۔ کہ پنڈت کلہن کا بیان صحیح اور یقینی ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ آریوں کو اپنی پرانی تاریخ بالکل فراموش ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ اٹکلوں سے کام لے رہے اور اندھیرے میں ٹانک ٹوئیے مار رہے ہیں۔ نہ انہیں اپنا اصل وطن یاد ہے۔ جہاں سے وہ نکل کر شمال اور مشرق کے ممالک میں آباد ہوئے۔ نہ انہیں اپنی آبائی اور قدیم زبان سے آگاہی ہے۔ کہ کیا تھی۔ ان کی یہ لاعلمی اور ناواقفی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے۔ کہ وہ ویدکی زبان کو جو قریباً اوستھا (زرتشت نبی کی کتاب) کی زبان ہے۔ اور آج سے ۲۵۰۰ سال پیشتر ایران۔ افغانستان، بلوچستان، صوبہ سرحد۔ اور پنجاب میں بولی جاتی تھی۔ سنسکرت قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ سنسکرت کے معنی مصفٰی یعنی صاف کردہ کے ہیں۔ اور یہ لفظ ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ سنسکرت پہلی زبانوں کو صاف کر کے تیار ہوئی ہے۔ اس لئے قدرتی طور سے بعد کے زمانے کی پیداوار ہے۔

اسی طرح ان کو کل یگ کے اصل مفہوم کی خبر ہے۔ اور نہ اس کے آغاز و انجام کا صحیح علم۔

---

## وید اور گائے

پنڈت راما ناتھ سرسوتی جو کلکتہ کے مشہور سنسکرت دان پنڈت تھے۔ اور جنہوں نے بنگالی زبان میں رگوید سنگھتا کا ترجمہ بھی کیا تھا۔ رگوید منڈل ا سوکت ۱۶۱ رچا ۱۲ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"اس زمانے میں گائے کا گوشت ابھکشیہ (حرام) نہ تھا۔ آشو لائن گرھیہ سوتر کے پہلے ادھیائے میں کرشن یجر وید کے تیتری براہمن کے اشو میدھ پر کرن میں اور شکل یجر وید کی واج سنئی سنگھتا کے پرش میدھ پر کرن میں آریوں کے انواع و اقسام کی گوشت خوری کا سلسلہ ہے۔ گو میدھ۔ اشو میدھ۔ اج میدھ وغیرہ۔ یگیہ پہلے رائج تھے۔ سمرتی شاستر میں لکھا ہے۔ کہ پہلے زمانہ میں مہمان کے آ جانے پر بیل یا بکرا مار کر کے مہمان نوازی ہوتی تھی۔"

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک سہل الحصول اور پُر منفعت کام

آپ کے گھر میں۔ دفتر میں۔ کارخانے میں۔ دکان پر بہت سی چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی زینت اور خوشنمائی کا باعث لاکھ (یا چپڑا لاکھ) ہے۔ آپ کے پلنگ کے پائے آپ کے لکھنے کا میز۔ آپ کے بچوں کے کھلونے۔ آپ کی مستورات کی چوڑیاں اپنی رنگینی و دلآویزی کیلئے اس کارآمد شے کی رہین منت ہیں۔ آپ کے بیمے کے لفافہ پر جو چیز مہر توثیق ثبت کرتی ہے۔ وہ یہی لاکھ ہے۔ اور اب تو اس سے گریموفون کے ریکارڈ چاقو تیز کرنے کی سان۔ مصنوعی چمڑہ۔ نمدے کی ٹوپیاں بھی اسی سے بننے لگی ہیں۔ فضائے بسیط میں اڑنے والے اور سطح بحر پر تیرنے والے جہاز بھی ایک بڑی حد تک لاکھ ہی کی بدولت حوادثِ موسم سے محفوظ رہتے ہیں حتیٰ کہ برقی آلات کی ساخت بھی اس کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔

اس بظاہر حقیر سی شے میں دو خصوصیتیں ایسی ہیں۔ جن پر وہ بجا طور پر ناز کرسکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ (۱) ابھی تک کوئی ایسی مصنوعی چیز دریافت نہیں ہوسکی جو اس کے بجائے استعمال ہوسکے۔ اور (۲) یہ ہندوستان کے باہر کسی اور جگہ پیدا نہیں ہوتی۔

## لاکھ کا کیڑا

آپ یہ تو جانتے ہیں۔ کہ شہد ایک قسم کی مکھی سے اور ریشم ایک کیڑے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ لاکھ بھی ایک نہایت معمولی کیڑے سے پیدا ہوتی ہے۔ جو لاکھ پیدا کرنے کے لئے کئی شکلیں بدلتا۔ اور کئی رنگ اختیار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اپنے آپ کو لاکھ ہی میں فنا کر دیتا ہے۔

کیڑے کی مادہ بحالت جوانی کی حالت میں سُرخ رنگ کی ایک تھیلی سی معلوم ہوتی ہے۔ جو اپنا پیٹ بھرنے اور لاکھ خارج کرنے میں معروف رہتی ہے۔ جو اس کے گرد جم کر رہ جاتی ہے۔ مادہ اسی "قلعہ" کے اندر انڈے دیتی ہے۔ اور وہیں جان دیدیتی ہے۔ لیکن اس کے بچے جو جسامت میں جُوں سے بھی کم ہوتے ہیں اور جن کا رنگ چکیلا سُرخ اور چتکبرا ہوتا ہے "قلعہ" کے سوراخوں سے باہر نکل کر درخت کی شاخوں پر اپنا اڈا جما لیتے ہیں۔ اور اپنی تیز نشتر نما۔ اور باریک سونڈ کے ذریعہ ٹہنی کی چھال میں سوراخ کر کے رس چوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ جس کو ایک شیریں مادہ کی شکل میں خارج کرتے رہتے ہیں۔ مادہ نچلی شاخوں پر گرتا رہتا ہے۔ تھوڑی دیر میں اس پر پھپھوندی جم جاتی ہے۔ اور وہ سیاہی مائل رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ کیڑا برابر بڑھتا رہتا ہے۔ اور اپنے جسم کو اپنے چپچپے پسینہ سے ڈھانپتا جاتا ہے۔ یہی پسینہ جم کر لاکھ بن جاتا ہے۔

یہ لاکھ کا خول نر کی حالت میں لمبوترا اور مادہ کی حالت میں گول ہوتا ہے۔ کیڑے جون۔ جولائی یا اکتوبر نومبر کے مہینوں میں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ جو جون۔ جولائی میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے نر کیڑے ۶-۸ ہفتوں میں مکمل کیڑے بن کر اگست کے مہینے میں باہر نکلتے ہیں۔ اور مادہ کیڑوں سے جفتی کر کے مرجاتے ہیں۔ جبکہ مادہ بڑی سُرعت کے ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت لاکھ بہت مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ مادہ اکتوبر۔ نومبر تک بڑھتی رہتی ہے۔ اور انڈے دیکر اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ ان انڈوں سے بچے نکلتے ہیں۔ چار ہفتے تک ان پر سابقہ عمل جاری رہتا ہے۔ نر کیڑے فروری۔ مارچ میں باہر نکلتے ہیں۔ اور اس کے بعد وہی پہلا دور شروع ہو جاتا ہے۔

یہ فصل جون۔ جولائی میں تیار ہو جاتی ہے۔ اور تقریباً آٹھ ماہ تک درختوں پر رہتی ہیں۔ پچھلی فصل کی نسبت اس میں لاکھ زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اور حقیقت میں یہی لاکھ کی اصلی فصل خیال کی جاتی ہے۔ فصل جب تیار ہو جائے۔ تو جمع کر لی جاتی ہے۔ یعنی لاکھ والی ٹہنیاں کاٹ کر لاکھ چھریوں کے ذریعہ کھرچ لی جاتی ہے۔

## لاکھ کی کاشت کے مروجہ طریقے

میاں محمد افضل حسین صاحب آئی۔ اے۔ ایس۔ اینٹو مالوجسٹ گورنمنٹ پنجاب لائلپور جنہوں نے لاکھ پر ایک نہایت اچھا رسالہ شایع کیا ہے۔ بتاتے ہیں۔ کہ ہوشیار پور اور انبالہ کے سوا باقی علاقوں میں لاکھ کی کاشت کا کوئی باقاعدہ طریقہ رائج نہیں ہے۔ جن درختوں پر قدرتی طور پر لاکھ پیدا ہوتی ہے۔ ان کی تمام لاکھ والی ٹہنیوں کو کاٹ کر آئندہ کے لئے اُسکی پیداوار کے امکان کو نابود یا کم کر دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ چند ایسی ٹہنیاں جن پر لاکھ لگی ہوئی ہو۔ یا ایسا کیڑا جس پر لاکھ کھرچتے وقت لاکھ کے چھوٹے چھوٹے کیڑے آپڑے ہوں۔ درختوں پر پھینک دیا جاتا ہے جس سے آئندہ فصل کی کچھ امید پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سب طریقے ناقص ہیں۔ "اور کوہ کندن وکاہ برآوردن" کے مصداق ان سے بہت کم نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

## لاکھ کی کاشت کا صحیح طریقہ

بیر کا درخت پنجاب میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی زیادہ تر لاکھ کی کاشت کیلئے موزون ہے۔ اکتوبر اور نومبر میں درختوں پر بیج چھوڑنے کے لئے جون میں درخت کی شاخیں تراش دینی چاہئیں۔ اکتوبر اور نومبر میں جب چھوٹے چھوٹے کیڑے باہر نکلنے کو ہوں۔ تندرست لاکھ والی شاخوں سے تقریباً دس اِنچ لمبے ٹکڑے کاٹ کر انہیں ہوادار کمرے میں رکھدینا چاہئیے۔ خولوں میں سے کیڑوں کے نکلنے سے دو ہفتہ پہلے کی کٹی ہوئی شاخیں کسی طرح سے خراب نہیں ہوتیں۔ اگر لاکھ کا بیج دور دراز مقامات پر نہ بھیجنا ہو۔ تو بیج کیلئے استعمال کرنے کی شاخیں اسی وقت کاٹی جاسکتی ہیں۔

جب ننھے کیڑے خولوں میں سے نکلنے شروع ہو جائیں تو شاخیں کاٹ کر درخت میں ایسے طریقے سے باندھنی چاہئیں۔ کہ وہ درخت کی سبز شاخوں سے دو تین جگہ ملی رہیں۔ بالخصوص شاخوں کے سروں کے نزدیک۔ تاکہ کیڑے بآسانی ان پر منتقل ہوسکیں۔ بیج والی شاخیں باندھ دینی چاہئیں۔ یا اچھی طرح جما کر یونہی رکھدینی چاہئیں۔ جب خولوں سے نکلنے والے کیڑے شاخوں کو ڈھانپ لیں۔ تو بیج والی شاخیں ایک جگہ سے اٹھا کر اور خول میں رکھی جاسکتی ہیں۔ جب خولوں سے کیڑوں کا نکلنا بند ہو جائے تو یہ شاخیں درخت پر سے اٹھا لینی چاہئیں۔ اور ان پر سے لاکھ کھرچ لینی چاہئیے۔ جون اور جولائی میں بیج چڑھانے کے لئے شاخ تراشی جنوری میں کرنی چاہئیے۔ پہلی مرتبہ کی شاخ تراشی کے بعد فصل اتارتے وقت شاخ تراشی خود بخود ہوتی رہیگی۔ لیکن درخت کی شکل کو درست رکھنے کے لئے تھوڑی تھوڑی شاخ تراشی کبھی کبھی کرتے رہنا چاہئیے۔ بیج اوسطاً ایک سیر فی درخت کافی ہوتا ہے۔ اور فصلیں جون۔ جولائی اور اکتوبر۔ نومبر میں جمع کی جاتی ہیں۔

## لاکھ پیدا کرنے کا خرچ

اگر کسی زمیندار کے پاس بیر کے دس بیس درخت ہوں۔ اور بیج والی لاکھ اپنی ہو۔ تو اس کا کاشت پر کچھ بھی خرچ نہیں آئیگا۔ شروع سے لیکر آخیر تک۔ سارا عمل وہ اور اس کے بال بچے کرسکتے ہیں۔ بیج درختوں پر چڑھانے اور لاکھ اکٹھی کرنے کے سوا اور کسی وقت کسی خاص توجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جس زمیندار کے پاس بیس درخت ہوں۔ وہ دس پر اکتوبر۔ نومبر میں باقی پر جون۔ جولائی میں اور دس پر پھر اکتوبر۔ نومبر میں بیج چڑھائیگا۔ اور یہ دور اسی طرح جاری رہیگا۔ درمیانہ قد کے درخت پر دس سے بیس روپے تک مالیت کی لاکھ پیدا ہوسکتی ہے۔ اور اس طرح ایک شخص دو سو روپیہ سالانہ کی آمد بآسانی حاصل کرسکتا ہے۔ کچی لاکھ ساٹھ روپیہ فی من بکتی ہے۔ اور ایک درخت سے دس سیر لاکھ پیدا ہوسکتی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ اس قدر کارآمد اور اس قدر سہل الحصول چیز کی پیداوار اور صنعت و تجارت کی طرف اب تک اہل پنجاب نے پوری توجہ نہیں کی۔ اگر زمینداران پنجاب کوشش کریں۔ تو لاکھ کی صنعت و تجارت کو وسعت دیکر منافع کثیر حاصل کرسکتے ہیں۔ جو لوگ اس سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ میاں صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں۔ وہ ہر قسم کی مدد دینگے۔ اور ان کو کام بھی سکھائینگے۔ اس مطلب کے لئے مئی کے شروع یا ستمبر میں درخواست دینی چاہئیے۔ سب سے اچھی لاکھ دامن کوہ کے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اور سرِدست وہیں تجربات کرنے چاہئیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حالاتِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

(۱)

شاہت الوجوہ۔ یہ وہ کلمہ ہے۔ جو ہمارے آقا و رہنما جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حنین کے موقعہ پر جب دشمنوں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا۔ تو دشمنوں کی طرف خاک کی مٹھی پھینکتے وقت آپ نے زبان مبارک سے فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو دشمنوں پر فتح اور نصرت عطا کی۔ ہمارے اس زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک اشد دشمن نے جب سلسلہ کے خلاف شہروں میں پھر کر لوگوں کو بھڑکانا شروع کیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جماعت کو پیر کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے "یوم الاثنین و فتح الحنین"۔ اس لئے ہم کو یقین ہوگیا۔ کہ ان روزوں کی برکت سے اللہ تعالےٰ احمدیوں کو اس دشمن پر فتح بخشے گا۔ چنانچہ روزہ رکھنے کے بعد فوراً شاہت الوجوہ کے مطابق اس دشمن اور اس کے مددگاروں کے منہ کالے ہوگئے۔ حضرت اقدس کا ایک الہام ہے جس میں اس دشمن اور اس کے کالے منہ کی خبر دی گئی ہے۔ وہ الہام یہ ہے۔ سلامٌ قولاً من رب رحیم۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ انا تجالدنا فانقطع العدو واسبابہ۔ ویل لھم انیٰ یؤفکون یعض الظالم علیٰ یدیہ و یوثق وان اللہ مع الابرار وانہ علےٰ نصرھم لقدیر۔ شاہت الوجوہ انہ من آیات اللہ وانہ فتح عظیم۔ (البشریٰ ص) اس الہام میں حسب ذیل باتیں قابل غور ہیں۔ (الف) فانقطع العدو۔ یہاں قطع کے لفظ میں اس دشمن کا ایک نشان بتایا گیا۔ کہ وہ احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے کے لئے مختلف شہروں میں دورے کریگا۔ لیکن اس کا اپنا بائیکاٹ کیا جائیگا۔ اور المجرمون کے زمرہ میں شامل ہوکر اس کو خود دوسروں سے جدا ہونا پڑیگا۔ (ب) واسبابہ۔ اس میں العدو کا دوسرا نشان بتایا۔ کہ نہ صرف اس کا۔ بلکہ اس کے تمام اسباب کا بھی بائیکاٹ کیا جائیگا۔ (ج) ویل لھم انیٰ یؤفکون۔ اس میں اس دشمن اور اس کے معاونین کے مفتریات اور اتہامات کی طرف اشارہ ہے۔ (د) یعض الظالم علےٰ یدیہ۔ غم اور غصہ کی حالت میں ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا۔ کہ ہائے ان ہاتھوں سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حق میں جو کچھ لکھتا رہا۔ اس سے دنیا میں آج منہ کالا ہو رہا ہے۔ (ہ) ویوثق۔ میں صاف بتایا گیا۔ کہ وہ دشمن قید کیا جائیگا۔ ایثاق بند کردن۔ (منتہی الارب) (و) شاہت الوجوہ۔ میں اس کے قید ہونے کا وقت بتایا۔ کہ جماعت احمدیہ جب یوم الاثنین کا روزہ رکھنا شروع کرے گی تو اس وقت خدا تعالےٰ جماعت کو یوم حنین کی طرح اس دشمن اور اس کے لشکر پر فتح عظیم بخشیگا۔ جس سے ان شریر دشمنوں کے منہ کالے ہو جائیں گے۔ اور العدو کی شرارت اور منصوبہ بازی اس کے لئے ایسی ہوگی۔ "جیسے ایک پھٹی ہوئی دیوار جو گرا چاہتی ایک اونچی ابھری ہوئی دیوار جس کا گرنا ناگہاں ایک دم میں ہو۔ وہ ایسی ٹوٹے گی۔ جیسے کمہار کا برتن ٹوٹتا ہے.... چنانچہ اس کے ٹکڑوں میں ایک ٹھیکرا نہ ملے گا۔ جس میں چولہے پر سے آگ اٹھائی جائے۔ یا کنڈ سے پانی لیا جائے"۔ (یسعیاہ ب ۳۰)

(۲)

اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا (پ ۱۴) اور مت ہو مانند اس عورت کے کہ جس نے توڑ ڈالا اپنا کاتا ہوا سوت بعد مضبوطی کے ٹکڑے ٹکڑے۔ اس سے پہلی آیت میں ہے۔ ان اللہ یعلم ما تفعلون۔ تحقیق اللہ جانتا ہے۔ جو کچھ کرتے ہو تم یا کرو گے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ بعض مسلمان اللہ تعالےٰ کے حکم کے خلاف کسی ایسے فتنہ میں شریک ہونگے۔ جس فتنہ کا تعلق سوت کاتنے کے ساتھ ہو گا۔ بعد کی آیت میں اس کا سبب بتایا۔ ان تکون امۃ ھی اربیٰ من امۃ۔ اس واسطے کہ ہوتی کوئی جماعت بڑھی ہوئی دوسری جماعت سے۔ سو آج کل سوت کاتنے کے کام کو جو قوت حاصل ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں مسلمانوں سے بھی بعض لوگ یہ دیکھ کر کہ سوت کاتنے والی قوم مال و دولت۔ طاقت وغیرہ میں مسلمانوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ مل گئے۔ اور اپنے عہد و پیمان یعنی دین و ایمان کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اس وعدہ کے خیال پر جو اس قوم نے ان کو کامل آزادی دلانے کا دے رکھا ہے۔ لیکن۔ انکاثاً سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ قوم اس کاتے ہوئے سوت کو اپنے ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی۔ اور اس کے ساتھ ملنے والے مسلمان اس کے اس وعدہ کو کبھی پورا ہوتے نہ دیکھیں گے۔

مسلمانو! سوچو خدا تعالےٰ نے اس سوت کاتنے والی عورت کا قصہ کیوں سنایا۔ یاد رکھو جس طرح اس عورت کے سوت سے کسی ننگے تن کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ اسی طرح کانگریسیوں کی کامل آزادی کا کھدر ان کی غلامی کی برہنگی کو کبھی نہ چھپا سکیگا۔

(۳)

حجج الکرامہ ص ۳۶۱ و آخر کسے کہ بسوئے دجال برآید زنان باشند تا آنکہ مردے بسوئے مادر و دختر و خواہر و عمہ رجوع کند و توثیق رباط نماید تا مبادا بسوئے وے برآیند۔ آجکل شہروں میں عورتوں نے ہاتھوں میں تکلے لے کر جس دھوم دھام سے اس سوت کاتنے والے کی طرف نکلنا شروع کیا ہے۔ اس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ پھر کس قدر افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو باوجود دیکھنے کے پھر بھی نہیں سمجھتے۔

(کرم داد۔ دوالمیال)

# تین انعام

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے جماعتوں اور تبلیغی سکرٹریوں میں تبلیغی نقطۂ نگاہ سے چستی اور مستعدی پیدا کرنے کیلئے امسال تین انعام۔ مبلغ پندرہ۔ دس اور پانچ روپیہ کے مقرر کئے ہیں۔ جو مجلس مشاورت کے بعد تقسیم ہوں گے۔ ہر سہ انعام تقسیم کرتے وقت کام کے نتائج۔ محنت اور ماہوار تبلیغی رپورٹوں میں باقاعدگی تینوں امور مدنظر رہیں گے۔ یعنی یہ دیکھا جائیگا۔ کہ کونسی جماعت تبلیغی جدوجہد اور ماہوار تبلیغی رپورٹوں کی ترسیل میں باقاعدہ رہی ہے۔ اور اس کے کام اور تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ کیا ہے۔ اور پھر اسی لحاظ سے انعام تقسیم کئے جائیں گے۔ یہ تینوں انعام کسی شخص کے ذاتی نہیں ہونگے۔ بلکہ مستحق جماعتوں کے مشترکہ ہونگے۔ اور یہ انعام نقد بھی نہیں دیئے جائینگے۔ بلکہ تینوں انعام کتب یا اخبارات و رسائل کی صورت میں دیئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی جماعت چاہے۔ تو حاصل کردہ انعام کی رقم سے سلسلہ کا کوئی اخبار یا رسالہ بھی جاری کرا سکتی ہے۔ اور اگر اسکی ضرورت نہ ہو۔ تو سلسلہ کی وہ کتب بھیجی جائینگی۔ جو اس جماعت کی لائبریری میں نہ ہونگی۔ پس جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ایک دوسری سے سبقت اختیار کرکے مقرر کردہ انعام حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# ایک ستّر سالہ بوڑھے کی آواز!

ہم ملیریا سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور ملیریا سے پیدا شدہ ناتوانی سے کس طرح بچ سکتے ہیں دوستو! ہندوستان کیلئے ملیریا بخار ایک خطرناک طاعون سے کم نہیں۔ یہ اپنے بعد جو کمزوری اور دیگر عوارض چھوڑ جاتا ہے۔ وہ بسا اوقات تمام عمر کیلئے انسان کو زندہ درگور بنا دیتے ہیں۔ اکسیر البدن کا استعمال آپ کو ملیریا کے حملے سے محفوظ رکھیگا۔ اور پھر ملیریا کے بعد جو کمزوری ہو جاتی ہے اُسے دور کریگا نہ صرف ملیریا کیلئے ہی یہ تریاق ہے۔ بلکہ جملہ دماغی جسمانی۔ اور اعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس پر ختم ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سرِ نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ خود میری طرف ہی دیکھئے۔ میں ستّر سالہ بوڑھا ہوں۔ ہڈیوں کا پنجر ہو گیا تھا۔ مگر اس اکسیر البدن کے استعمال سے از سرِ نو جوان بن گیا۔ یہ میرا ہی تجربہ نہیں۔ بلکہ ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ چنانچہ

**ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب۔ آئی۔ ایم۔ ڈی**

انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے ایک دوست کے لئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن منگوائی تھی۔ انہوں نے اس کو استعمال کیا۔ اور ان کو اس سے بے حد فائدہ ہوا۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی جلد ارسال فرمائیں"

قیمت:۔ فی شیشی جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے۔ پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

# موتی سُرمہ جملہ امراضِ چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دُھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ؍) محصولڈاک علاوہ:۔

**حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ**

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمے کے استعمال سے انکی آنکھوں کی کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بغرض رفاہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہونچاتا ہوں۔ اسے ضرور شایع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)**

# لودیانہ کے خاص تحفے

سلکی ریشمی مشہدی لنگی رنگ سیاہ یا سلیٹی طول ۶ گز۔ قیمت فی تین روپے چار آنے
سلکی ریشمی پشاوری لنگی۔ دھاریدار کنارہ سفید یا سیاہ طول ۶ گز۔ تین روپے چار آنے
لنگی سوتی پشاوری باریک درجہ خاص ۶ گز پانچ روپے۔ درجہ اول تین روپے آٹھ آنہ دوم ...
اصلی ریشمی لنگی ایرانہ رنگ سیاہ سلیٹی دھاریدار مشہدی طول ۵ گز فی گز دو روپے ...
صافہ تسری بطرز بھاگلپوری۔ خوبصورت۔ دیرپا قیمت ۶ گز چھ روپے۔ ۷ گز سات روپے
سلکی ریشمی صافہ جھالدار۔ ہر رنگ نہایت خوشنما۔ طول ۷ گز۔ قیمت فی گز ...
کلاہ مخملی سنہری ستارہ والا یا زیبدار گول وضع درجہ خاص ... اول ... دوم ... سوم ...
زنانہ چادر ۳ گز ... اصلی تسری سات روپے۔ چادر کنٹری ... چادر ریشمی تسری کا ... تین روپے۔ دوپٹہ زنانہ سلکی تسری رنگین پھولدار۔ تین روپے
کوٹ سائے کیلئے کپڑا۔ خوبصورت ڈبل مضبوط نمونہ اف شاہی کپورتھلی۔ خانہ دار۔ کشمیرہ وغیرہ سوتی فی گز ... سلکی ... تسری ... کنٹری کلی ... فیگز عرض ... گرہ
قمیص کے لئے ایرانہ تسری فیگز ... سلکی ریشمی پوسکی زنگدار دھاریدار فی گز سات آنے
زنانہ سوٹ کیلئے سلکی ریشمی دریائی ہر رنگ خوشنما۔ قیمت فی گز دس آنے (۱۰؍)

سلکی ریشمی رومال رنگدار خانہ دار طول و عرض ۲۶ × ۳۶ انچ فیدرجن ایک روپیہ۔ فیدرجن نو روپے۔ ۲۰ × ۲۰ انچ فیدرجن چھ روپے دو آنہ پانچ روپے۔ ۲۰ × ۲۰ انچ فیدرجن دو روپے آٹھ آنے۔ عربی رومال فیعدد ایک روپیہ

ازاربند
ریشمی سلکی ازاربند مردانہ فی ۲؍ زنانہ فی ۸؍ سوتی ازاربند فی ۴؍ و ۳؍ ریشمی ازاربند مردانہ ... زنانہ ... فی عدد بڑھیا زیبدار تین روپے

خاص رعایت
ریشمی سلکی مشہدی لونگی ۶ گز اور مخملی سلمہ ستارہ کا کلاہ دونوں کی قیمت پانچ روپے
ایک دم چھ سلکی کلاہ خریدنے یا چھ خریدار بنانے پر ایک نو نیگی کلاہ مفت انعام دیا جاتا ہے

ملنے کا پتہ: **عبد القیوم خان آرٹسٹ سوداگر۔ لودیانہ**

# ضرورت ہے ہیڈ مولوی کی

انجمن ہائی سکول ناگپور کے لئے ایک ہیڈ مولوی کی ضرورت ہے۔ جو عربی۔ فارسی اور اردو میں قابل ہو۔ بالخصوص جدید عربی و فارسی میں۔ امیدوار کو الہ آباد۔ لکھنؤ یا پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات السنہ مشرقیہ میں سے کسی امتحان کا پاس شدہ ہونا اور کافی انگریزی جاننا ضروری ہے۔

ابتدائی تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور ڈھائی روپیہ سالانہ ترقی دیجائیگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ۲۰؍ اگست ۱۹۳۰ء تک ذیل کے پتہ سے آنی چاہئیں:۔

**صدیق علی خان آنریری سکرٹری انجمن حامیٔ اسلام ناگپور**

# ضرورت ہے رشتہ کی

ایک قابل نوجوان احمدی کی ایک سید خاندان کی احمدی خاتون کے لئے جو شریف تعلیم یافتہ سلیقہ شعار۔ اور عمر پندرہ سال تندرست ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ سرکاری ملازم یا تجارت پیشہ ہو سادات کی شرط ضروری نہیں۔

پتہ ذیل پر لکھیں:۔

**معرفت ایڈیٹر صاحب "الفضل" قادیان**

# تپ دق کا

## مجرب سنیاسی نسخہ

دس بارہ سال سے ہزاروں مایوس بیماروں پر تجربہ کی ہوئی دوا ہے۔ حکماء و ڈاکٹروں سے لاعلاج مریضوں کو دو ہفتہ میں انشاء اللہ مکمل صحت ہوگی۔ قیمت یعنی اجرت اشتہارات و لاگت دوائی فی شیشی جو ایک مریض کی صحت کو کافی ہوگی۔ پانچ روپے ہیں دوائی کی کمائی ہے مگر دولت کی نہیں۔ ثواب کا مطلب ہے:۔

خادم تپ دق سنیاسی احمدی سیالکوٹ ...

# دو لین شریف

اور معزز گھرانوں کی پانچ چھ سلیقہ شعار خواندہ لڑکیوں کے واسطے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے دیندار صحت مند۔ برسرِ روزگار۔ معزز اقوام سے ہوں:۔

**معرفت قاضی اکمل صاحب قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبریں

—— اخبار سیاست کو اطلاع پہونچی ہے۔ کہ ضلع مظفر گڑھ جیں مڈھی کے علاقہ میں ہندو قوم مسلمانوں پر سخت ظلم کر رہی ہے۔ ایک بستی نامنگر میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو اذان دینے سے روکا۔ اور زدوکوب کیا۔ ایک دوسرے گاؤں میں بھی اذان کی وجہ سے مسلمانوں کو سخت مارا گیا۔

—— سرحدی بدامنی کے متعلق ولایت میں بھی یہی سمجھا جا رہا ہے۔ کہ اس کی تہ میں کانگریس کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ ڈیلی ٹیلیگراف نے سرحدی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اس بدامنی کی وجہ بلاشبہ کانگریس کا گمراہ کن پراپیگنڈا ہے

—— الہ آباد۔ ۱۶ اگست۔ پسماندہ اقلیتوں کے ایک جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس میں تجویز کیا گیا کہ حکومت کی امداد کی جائے۔ اور سول نافرمانی کی تحریک کو دبانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

—— شملہ۔ ۱۵ اگست۔ وائسرائے ہند نے پشاور میں مارشل لاء کے نفاذ کے لئے جو آرڈی نینس جاری کیا ہے وہ آفیسر کمانڈنگ فار دان کمانڈ کو اختیار دیتا ہے۔ کہ وہ ضلع پشاور میں مارشل لاء کے قواعد بنائیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو خاص عدالتیں قائم کی جائیں۔ لیکن وائسرائے نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ معمولی عدالتیں آرڈی نینس کے ماتحت تمام جرائم کے لئے کافی ہونگی۔ امن قائم ہونے پر یہ آرڈی نینس بہت جلد واپس لیا جائیگا۔ جو شخص دشمن سے راہ و رسم رکھنے اور پناہ دینے کا مجرم ثابت ہوگا۔ اسے اس آرڈی نینس کے رُو سے دس سال تک قید بامشقت اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

—— پشاور۔ ۱۶ اگست۔ مارشل لاء کے نفاذ کے ساتھ ہی امن قائم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ شب عام اعلان کر دیا گیا۔ کہ شہر کے باغات اور کھیتوں میں جانے کے متعلق پابندیاں دور کر دی گئی ہیں۔ اور شہر کے تمام دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

—— نانکن۔ ۱۶ اگست۔ حکومت چین کی افواج نے سینن فو پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ باغی بہت سا سامان حرب چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔

—— پیکن۔ ۱۶ اگست۔ شدید بارش کی وجہ سے طغیانیوں نے منچوریا کے جنوب مغرب اور چہلی کے جنوب مشرق کے ایک ہزار دیہات تباہ کر دیئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ تین ہزار جانیں ضایع ہوئیں۔

—— نیویارک۔ ۱۵ اگست۔ ایک ہوا باز نے شمالی امریکہ کے مغربی ساحل سے مشرقی ساحل تک کا فاصلہ ۱۲ گھنٹے ۲۵ منٹ میں طے کیا۔ اوسط رفتار ۱۸۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ یہ پرواز کی ایک نئی نظیر ہے۔

—— واشنگٹن ۱۴ اگست۔ سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ ماہ جون میں امریکہ کی یورپ سے درآمد اور برآمد میں تین کروڑ ڈالر کی کمی ہو گئی۔

—— لاہور۔ ۱۸ اگست۔ مقدمہ سازش لاہور کے ملزم پنجاب ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف کہ اس مقدمہ کے لئے آرڈی نینس کے ذریعہ جو ٹربیونل بنایا گیا ہے۔ وہ جائز ہے۔ پریوی کونسل میں اپیل کرنے والے ہیں۔

—— پٹیل کمیٹی کی رپورٹ کے تین بکس بمبئی بھیجے گئے تھے۔ لیکن ریلوے حکام نے پولیس کی ہدایت کے ماتحت یہ بکس دینے سے انکار کر دیا۔

—— سابق مہاراجہ اندور کے خلاف بمبئی کی ایک رقاصہ نے حبس بے جا۔ بدسلوکی۔ اور جائداد کے غبن کا استغاثہ دائر کر رکھا ہے۔ اور ۱۴۴۰۰۰ ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ وہی مہاراجہ صاحب ہیں۔ جنہوں نے کچھ عرصہ ہوا۔ ایک یوروپین عورت کو "شدھ" کر کے ان سے شادی کی تھی

—— حکومت کابل میں وزارت مال کا عہدہ ایک ہندو دیوان نرنجن داس کے سپرد تھا۔ حلقہ گردی کے زمانہ میں کئی باران کے مارے جانے کی خبر مشہور ہوئی۔ اب اطلاع پہونچی ہے۔ کہ ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔

—— بمبئی۔ ۱۷ اگست۔ آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۶ اگست دہلی میں ہوگا۔

—— شملہ۔ ۱۷ اگست۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آفریدی پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور ان کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ تمام آفریدی پشاور سے غائب ہو گئے ہیں۔ کھجوری میدان کی غاریں بھی خالی ہو گئی ہیں۔ وزیرستان میں امن و امان ہے۔

—— نیپلز (اٹلی) میں ۱۴ اگست ایسا سخت طوفان آیا۔ جس نے لوگوں کو اوپر اٹھا کر پھر نیچے دے پٹکا متعدد مکانات کی چھتیں ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ کئی لوگ ان کے نیچے آ کر مر گئے۔ گویا ہر جگہ غیر معمولی حادثات رونما ہو رہے ہیں

—— کانگریس کا دفتری بیان ہے۔ کہ ۱۴ اگست تک پنجاب کے ۱۵۰۰ کارکن گرفتار اور سزایاب ہو چکے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ضلع لاہور اور حسب سے کم میانوالی اور کانگڑہ کے ہیں۔

—— جس سپیشل ٹرین میں کانگریسی لیڈروں کو یارودا جیل میں گفتگوئے صلح کے لئے لایا گیا۔ اس کے انتظامات پر پندرہ ہزار روپیہ صرف ہوا۔ کانگریسی اخبارات تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے قیدی لیڈروں کو باہمی گفتگو کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہونچائی ہے۔

—— صوبہ بنگال کے علاقہ کشور گنج میں پچھلے دنوں عوام نے جن میں ہندو مسلمان دونوں شامل تھے۔ سود خواروں کی چیرہ دستیوں سے تنگ آ کر جو لڑائی کی۔ اس کے متعلق بنگال کونسل میں ہوم ممبر نے بیان کیا۔ کہ ۵۹۰ گھر اور دکانیں لوٹی گئیں۔ اور دستاویزات چھین لی گئیں۔ ۳۴ دکانیں لوٹی گئیں۔ مگر دستاویزات کا مطالبہ نہ کیا گیا۔ ۲۱ گھروں سے لوٹے بغیر دستاویزات قبضہ میں کر لی گئیں۔ کل فسادات میں ۳½ لاکھ کی جائداد لٹ گئی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ سود خوار بنیئے ملک کے لئے کس قدر تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔

—— سکھر میں آریہ مندر کو آریہ سماج کے صدر نے مقفل کر رکھا ہے۔ چند آریہ زبردستی مندر میں داخل ہو گئے۔ جن کے خلاف وارنٹ جاری ہو گئے ہیں۔

—— شاہ کابل نے شنواریوں اور مہمندوں کو مطلع کیا ہے۔ کہ آفریدیوں کے ساتھ ہرگز شامل نہ ہوں۔

—— ہندوؤں کی قساوت قلبی اس حد تک بڑھ چکی ہے۔ کہ کلکتہ میں ایک مجلس میلاد ہو رہی تھی۔ کہ ہندوؤں نے پتھر پھینکے۔ اگر پولیس معاً نہ پہونچ جاتی۔ تو سخت فساد ہوتا۔ چند ہندو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

—— ۱۷ اگست سر محمد اقبال صاحب کے والد صاحب کا ایک سو سال کی عمر میں سیالکوٹ میں انتقال ہو گیا۔

—— معلوم ہوا ہے۔ انڈین سول سروس کے کئی سابق اور موجودہ ممبر اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ لارڈ اردن کی جگہ سر میلکم ہیلی کو ہندوستان کا وائسرائے بنایا جائے۔

—— گجرات۔ ۱۷ اگست۔ پنجاب گورنمنٹ کے فنانس ممبر نے کل سپیشل جیل کا معائنہ کیا۔ قیدیوں نے پروٹسٹ کے طور پر اس دن ایک وقت کھانا کھایا۔

—— پائونیر کے نامہ نگار پونا کا بیان ہے۔ کہ بعض حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو اور جواہر لال نہرو گول میز کانفرنس کے نتائج برآمد ہونے تک قانون شکنی ملتوی کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ وائسرائے ہند شخصی یا پرائیویٹ طور پر درجہ نو آبادیات کی فوری عطائگی کی حمایت کریں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کمیٹی قادیان سے شایع کیا۔